بُلِٹن نومبر ۲۰۱۱ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ ۱۲:۳۰ بجے دوپہر

مجالس

مجلس عامہ عیدالاضحیٰ کی وجہ سے میٹنگ نہیں ہوگی۔

اخبار احمدیہ

عیدالاضحی

۶ نومبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار ہوگی۔ پہلی جماعت پورے گیارہ بجے ہوگی۔امامت حضرت امیر کریں گے۔ درخواست ہے کہ اپنے امیر کے روح افروز خُطبے کے لئے جوق در جوق تشریف لائیں اور اپنا ایمان تازہ کریں۔ اُن کی انگلستان موجودگی ایک نادر موقع ہے اِس کو ضائع نہ کریں۔ مہربانی فرما کر وقت پر تشریف لائیں۔

انگستان

اپنے دورہِ انگلستان کے دوران حضرت امیر نے ممبران جماعت سے مُلاقاتیں کیں اور نماز جمعہ کی امامت کے علاوہ جماعت کی ماہوار مجلس میں بھی تقریر کی۔

جلسہ ہالنیڈ اور جرمنی

اب حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید صاحب، ڈاکٹر جواد احمد اور اُن کی فیملی اور دیگر احباب ہالینڈ جلسے میں شرکت کے لئے تشریف لے جا چُکے ہیں۔ جلسے بعد وہ ہالینڈ کی تمام جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ اور اِس کے بعد جماعت ہالینڈ کے ساتھ ایک جلوس کی شکل میں برلن مسجد میں جرمن جلسے کے لئے تشریف لے جائیں۔ ممبران دونوں جلسوں کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ مسجد برلن جو ایک تاریخی عمارت ہے اپنے حفظ و امان میں رکھے اس لئے کہ حال ہی میں اِس کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جنت اور دوزخ کا اسلامی تصور

جنت اور دوزخ کے بارے میں اسلامی تصور یہ ہے کہ یہ دونوں ہمارے اچھے اور برے اعمال کا نتیجہ ہیں انسان کو اپنی دینوی زندگی سنوارنے، نیک اعمال کا احساس اوران کے ادا کرنے کا جذبہ پیدا کرنے، بداعمال سے

نفرت اوران کے برے نتیجہ کا یقین پیدا کرنے کے لئے دونوں کا وجود نہایت ضروری ہے اوراسے نظرانداز کردینا نیکی اور بدی کی اہمیت اور دنیا میں امن مٹا دینے کا مترادف ہے۔

۲۔ یہ دونوں ہماری مابعدالموت زندگی میں ترقی کے میدان ہیں۔

۳۔وہ پوشیدہ صداقتیں اورحقائق جو یہاں کھل کرظاہرنہیں ہوتے وہ اس دنیا میں کھل کرسامنے آجائیں گے۔جنت جہاں خوشی اورراحت ہوگی ہمارے اس دنیا کے نیک اعمال کا نیک بدلہ ہےاوردوزخ یوں سمجھوکہ دکھ اورعذاب کاٹھکانہ ہے جہاں ہماری بے اعتدالیوں کا جوہم نے یہاں کی ہیں ہسپتال ہے۔علاج اگرایک طرف دکھ ہے تو دوسری طرف صحت کا ضامن بھی ہے۔اسلام کا تصورجنت وجہنم بائیبل کے تخیل بہشت ودوزخ سے اصولاً اس امرمیں مختلف ہے کہ مسیحی لوگ انہیں کفارہ مسیح پرایمان لانے کا نتیجہ سمجھتے ہیں اوراسلام نیک وبداعمال انسانی کی اسے جزااورسزاقراردیتا ہے۔یہ ظاہرہے کہ مسیح یااورکسی شخص کالوگوں کے گناہوں کے صدقہ میں پھانسی پالینا۔گناہ کرنے والوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی پیدانہیں کرتا۔گناہ کافدیہ پہلے وصول ہوجانے کی وجہ سے گناہ میں زیادتی کاامکان پیداکرتا ہے۔دنیا کی تمام عدالتوں اورقوانین میں جرم پہلے ہوتا ہےسزابعدمیں لیکن یہاں سزااورکفارہ پہلے ہےاورگناہ بعدمیں۔یہ خیال کہ جوکچھ میں کرتاہوں مسیح نے وہ پہلے ہی سے معاف کرادیاہواہےاب میرے گناہوں کی جوکم ہوں یازیادہ مجھ سے بازپرس نہ ہوگی گناہ کی ذمہ داری کابوجھ انسان کےضمیرسےاٹھ جاتاہےفرض کیجئے مابعدالموت زندگی میں ہمارےاچھےاوربرےاعمال کی جزااورسزانہ ہوگی بلکہ کفارہ کے اصول پرعمل ہوگا۔اس دنیا میں بھی اگریہی اصول استعمال کرلیاجائے کہ چوری،ڈکیتی زنا،بغاوت اورمخلوق خداپرظلم وستم کابدلہ مجرم سے نہ لیاجائے بلکہ خداباپ مخلوق پررحم کرکے اپناایک اوربیٹا دنیامیں بناکربھیج دے یانیابیٹا بنانامشکل ہوتوپرانا بنابنایاہی دوبارہ دنیامیں بھیجوادے کہ دنیامیں جرم کابدلہ کسی کونہ ملے بلکہ خداکابرہ ہرشخص کاگناہ اٹھالے اورکفارہ ہونا قبول کرلے۔پولیس،جیل اورفوج سب بیکارہوکررہ جائیں گےتودنیامیں گناہ زیادہ ہوگایاکم ہوگا؟

دنیاکوایک نئے کفارہ کی ضرورت

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آئندہ دنیا کے عذاب کے لئے کفارہ کافی ہومگراس دنیا کے دکھوں کے لئے خداباپ کارحم جوش نہیں مارتا کہ وہ ایک عدد اوربیٹا دنیاکے گناہوں کے بدلہ میں کفارہ لے لے حالانکہ نفسیات کے ماہرین ہمیں بتاتے ہیں کہ Human suffering is the greatest suffering نسلِ انسانی سب سے زیادہ دکھی ہے اورفی الحقیقت نوع انسان کے دکھوں کی انتہاءنہیں ایسی ایسی خوفناک بیماریاں اوردوسری قسم کی آفات انسان کے لئےمخصوص ہیں کہ جن کا دوسرے حیوانات میں نام ونشان تک نہیں ملتا۔مسیحیت یاپولوسیت کاکہنا یہ ہے کہ انسان شریعت پرچل کرنجات حاصل نہیں کرسکتا۔جناب مسیح تک اللہ تعالیٰ نے شریعت کے نسخہ کوآزمایا مگراسے بالکل شفادینے والانہ پایا شریعت آتی گئی مگرلوگوں کی بیماری بڑھتی گئی۔

مرض بڑھتاگیاجوں جوں دواکی

اس کے بعد یعنی شروع سے ہزارہاسال کے بعد خداوندخداکونسلِ انسانی پررحم آیا اس نے اپنا ایک بیٹا بنایااسےصلیب پرلٹکایااوریوں خداباپ نے یاخدا ِمحبت نے اپنے رحم کا نمونہ دکھایا مگراس سے پیشتر جواس قدر مخلوق گذرچکی ان کے لئے خداوندخداکویہ نسخہ کیوں یادنہ آیا کیا دنیابناتے وقت اورآدمؑ کی مٹی گوندھتے وقت اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ مٹی کامادھوشریعت پرچل نہ سکے گا

اس کے لئے شریعت بھیجنا فضول ہے خدا کا علم کبھی پرانا نہیں ہوتا کہ اسے بدلنے کی ضرورت پیش آئے۔ خدا کے متعلق یہ خیال کہ اس کا عہد پرانا ہے (Old Covenant) ہے جو فرسودہ اور بیکار ہو چکا ہے اور اسے نیا عہد (New Covenant) باندھنے کی ضرورت پیش آئے ایک غلط خیال ہے کیا یہ کفارہ کا نسخہ ناکارہ ثابت نہیں ہو چکا کہ دنیا میں جرائم اور بدی کی زیادتی ہو رہی ہے اور دنیا میں نسل انسانی بے انتہاء دکھوں میں مبتلا ہے۔ اسے دیکھ کر خدا باپ کو رحم نہیں آرہا۔ کہ اب وہ ایک نیا بیٹا بنا کر صلیب پر چڑھائے اور اس جاء پر عذاب سے دنیا کو بچائے جب ہم خدا کو محبت محبت کہتے ہوئے نہیں تھکتے تو کیا وہ ساری کی ساری محبت اس نے مابعد الموت زندگی کے لئے اٹھا رکھی ہے شریعت جو انبیاء کی معرفت دنیا میں آتی رہی جس کا ایک شوشہ بھی منسوخ کرنے کی مسیح میں جرأت نہ ہوئی اس کا مقصد دنیا اور آخرت دونوں کے عذاب اور دکھ سے انسان کو بچانا تھا وہ لوگوں کو صرف اگلی دنیا میں ہی سکھ کا وعدہ نہ دیتی تھی بلکہ اس دنیا میں بھی لوگوں کو گناہ سے پاک بناتی تھی۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ مسیح اور حواریانِ مسیح بلکہ تین سو سال بعد تک کے عیسائیوں پر بھی دنیوی عذاب آئے اور رومن بادشاہوں نے ان پر انتہائی مظالم روا رکھے جب تک انہوں نے مسیح کی تعلیم کو چھوڑ نہیں دیا انہیں چین اور سکھ نہیں ملا اگر دکھ گناہ کی مزدوری ہے جیسا کہ پولوس کہتا ہے تو دنیا میں ہر گناہ کا بدلہ ہر عیسائی کو بھی ویسا ہی ملتا ہے جیسا غیر عیسائی کو تو کفارہ صداقت کا ثبوت اس دنیا میں تو مل نہیں سکتا۔

اسلام کا عقیدہ کہ ہر شخص جو گناہ کرتا ہے وہ خود ہی اس کا خمیازہ بھگتنا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا ہے کہ جانؔ سر پر پتھر مارے اور درد ہنریؔ کو ہو۔ یا پیٹ درد سمتھؔ کو ہو اور دوا رچرڈؔ کو پلائی جائے۔ گنہگار اور مجرم ہی ہر ایک قانون اور مذہب میں سزا کا حقدار سمجھا جاتا ہے اس کے بدلہ میں بے گناہ کو پھانسی دے دینا انتہائی ظلم ہے اگر قاتل دبلی گردن والا ہو تو اس کے بدلہ میں چونکہ رسی کا پھندا بڑا ہے موٹی گردن والے کو پھانسی نہیں دی جا سکتی۔ کفارہ کے مسئلہ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک بیوی نے اپنے خاوند کو کہا کہ میں یہ مانتی ہوں کہ قصور میرا ہے مگر معافی تمہیں مانگنی چاہئیے اس لئے کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے مذہب اور خدائی دین میں یہ جو نچلے نہیں چلتے۔

جنت اور جنتی زندگی کے متعلق اسلامی عقیدہ

قرآن مجید فرماتا ہے بہشت اطمینان یافتہ ارواح کا مسکن ہوگا ان لوگوں کا جنہوں نے اچھے کام کئے۔ اس کے نزدیک درست عقیدہ اور ایمان کی مثال ایک درخت اور باغ کی مثال ہے اور اعمال نیک نہروں کی مانند ہیں کوئی باغ بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح ایمان بھی عمل کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلام میں اس قسم کا کوئی ایمان نہیں جسے اندھا ایمان کہا جا سکے اور اس پر عمل نہ ہو سکے مگر کفارہ پر ایما بغیر عمل کے ایک ایما ہے اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ دوزخ ایک ماں ہے جو اپنے بچوں کی خیر خواہ ہے جیسا کہ فرمایا فامہ ہاویہ (۱۰۱:۹) ''گنہگار کی ماں دوزخ ہے۔'' کوئی ماں اپنے بچوں کی دشمن نہیں ہوسکتی اس کی گھرکی اور سزا بھی بچہ کی اصلاح کے لئے ہوتی ہے پس دوزخ ایک ہسپتال ہے جہاں چیخنا چلانا اور دانت پیسنا ضرور ہوگا وہاں گرم اور سخت ٹھنڈا پانی بھی شاید اسی مثال کو سمجھانے کے لئے ہے۔ تلخ اور بدمزہ کھانے بھی انہیں دئے جائیں گے تاکہ ان کی بیماریاں دور ہو جائیں اور انہیں شفا ہو جائے اور انہیں وہاں سے نکلنے نہیں دیا جائے گا جب تک انہیں شفا نہ ہو جائے۔

جنت کے سات دروازے ہیں جو انسان کے سات اعلیٰ اخلاق ہیں جن کے ذریعہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور یہ سبق اسے اپنی پانچ وقت کی نمازیں دوہرانے اور یاد رکھنے کے لئے سورۃ فاتحہ میں سکھایا گیا ہے۔

۱۔خدا پر اور اس کی تمام اعلیٰ صفات پر ایمان
۲۔انسان کے اندر ہر قسم کی ترقی کی استعدادوں پر یقین۔
۳۔اپنے مال اور علم وعقل اور زور سے دوسرے لوگوں کی مدد کرنا۔
۴۔ہر موقعہ اور محل کے لحاظ سے درست اعمال۔
۵۔بلا لحاظ رنگ ونسل قوم وملت لوگوں میں انصاف۔
۶۔خداوند عالم کی فرمانبرداری عبادت اور دعاء۔
۷غصہ،نفرت محبت وغیرہ جذبات میں اعتدال۔

یہ جنت کے ساتھ دروازے ہیں کسی دروازہ پر جیسا کہ عہد نامہ جدید میں لکھا ہے حواریوں کے یا کسی اور شخص کے نام نہ ہوں گے کہ گویا وہ انہی کی ملکیت اور خصوصیت ہیں۔ان کے خلاف جہنم کے بھی سات دروازے ہیں جو سات بڑی برائیوں کے دروازے ہے جن کے ارتکاب سے ایک شخص ان میں داخل ہوتا ہے اور وہ سات برائیاں:۔

۱۔دہریت
۲۔بت پرستی یا اپنے آپ کو ہیچ اور حقیر سمجھنا۔
۳۔بخل
۴۔بداندیشی
۵۔ظلم
۶۔تکبر
۷۔غصہ غضب اور محبت پر کنٹرول نہ رکھنا (یہ جہنم کے سات دروازے ہیں) اس میں شبہ نہیں کہ جنت میں دودھ،شہد اور پانی کی نہروں کا ذکر آتا ہے مختلف پھلوں اور پاک پینے کی چیزوں کا ملنا بھی بتایا گیا ہے یہ سب کچھ تصویری زبان میں روحانی کیفیات ہیں۔اور اسے کہا جاتا ہے۔ان کی اصل حقیقت وہاں جاکر ہی معلوم ہوگی اسی طرح حور وقصور اور ازدواج کا بھی ذکر ہے مگر اول تو وہ اسی دنیا کی نیک عورتیں ایک نئی پیدائش میں ہوں گی۔یا یہ ایک پاکیزہ سوسائٹی کا نقشہ ہے جسے تمثیلی زبان کہا جاتا ہے وہاں عورت اور مرد کا تخیل اس دنیا جیسا نہیں کیونکہ وہاں اولاد یا نئے بال بچوں کی پیدائش مقصود نہیں۔

حج

قرآن کریم سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو حج کی تیاری کرنی چاہیے۔ کچھ دوست اِس کی یہ تشریح کرتے ہیں کہ ہمیں حج پر جانے کے لئے زادِراہ جمع کرنا چاہیے۔ لیکن قرآن یہ فرماتا ہے کہ بہترین تیاری اللہ کی فرمانبرداری ہے۔یعنی ساری عمر نمازیں پڑھنے،روزے رکھنے، سچ بولنے،اپنے فرائض ایمانداری سے ادا کرنے سے جو ثواب انسان جمع کرتا ہے وہ حج کا اصل زادِراہ ہے۔

اِس لئے کہ مکہ مکرمہ اور کعبہ مقدس مقامات ہیں اور کسی بھی مقدس مقام پر جانے کے لئے ہمیں پاک ہونا چاہیے۔ دُنیاوی طور پر اہم مقامات پر جانے کے لئے ہمیں کتنی جدوجہد کرتے ہیں۔ کسی کی شادی ہو یا کسی اہم نوکری کے لئے انٹرویو ہم صبح جلدی اُٹھ جاتے ہیں، نہاتے ہیں، شیو بناتے ہیں، کپڑے استری کرتے ہیں،عطر لگاتے ہیں کہ بُو نہ آئے۔ ہم کہتے ہیں کہ کعبہ خدا کا گھر ہے تو ذرا سوچیں کہ ایسی مقدس جگہ جانے کے لئے ہمیں کتنی تیاری کرنی چاہیے ہوگی۔ لیکن وہاں جانے کے لئے صرف جسمانی صفائی اور طہارت کافی نہیں ہمیں روحانی صفائی اور طہارت کی ضرورت بھی ہے۔ لیکن یہ اہتمام چندروز میں نہیں ہوسکتا بالغ ہوتے ہی اِس کی تیاری کرنی چاہیے تاکہ جب ہم خُدا کے حضور پیش ہوں تو ہم روحانی عطر سے معطر ہوں اور یہ نہ ہو کہ ہماری جسموں سے تو خوشبو آئے لیکن ہماری روحیں بُودار ہوں۔ آئیں وعدہ کریں کہ ہم آج سے یہ زادِراہ اکٹھا کرنا شروع کریں گے تاکہ قیامت میں شرمندہ نہ ہوں۔

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یوکے
15 Stanley Ave,Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk